# دریاؤں کے گرنے کی جگھیں(سنگم)

ارشاد ربانی هے:"و هو الذی مرج البحرین هذا عذب فرات وهذا ملح أجاج وجعل بینهما برزخاً وحجراً محجوراً."(سورة الفرقان آیة٥٣(

ترجمة:اور وہ ایسا هے جس نے دریاؤں کوملایا جن میں ایک کا پانی شیریں پیاس بجهانے والا، اور ایک کا سور تلخ هے اور انکے درمیان میں (اپنی قدرت سے) ایک حجاب اور ایک مانع قوی رکھ دیا ۔

سائنسی حقیقت:

آٹھویں صدی میں سمندری علوم کے متعلق جو پہلی کتاب منظر عام پر آئی اس میں ابتدائی معلومات تهی پهر بحری علوم جدید سائنس میں اپنا مقام بنانے لگے، جب برطانوی کشتی چیلنجر نے ١٨٧٣ء سے ١٨٧٦ء تک دنیا کاسفر کیا اس کےبعد سمندری انکشافات کیلئے مسلسل سائنسی اسفار هونے لگے اور بیسویں صدی کے اواخر میں دور کی تصویر کشی اور سٹلائٹ کےذریعہ انسان کو سمندر کو سمجھنے کی مزید امیدیں نظر آنے لگی اور بہت سے سمندروں اور دریاؤں کے سنگموں کو تحقیق کرنے کےبعد محققین اس نتیجہ پر پهونچے کہ سنگم کی جگہ کا ما حول سمندر کے مد وجزر خشکی وسیلاب، اور پانی کا آپس میں ملنے کے با وجود اپنی طبیعی اور نمو کی صفات میں یکسر مختلف هوتا هے۔ گویا کہ کوئی دیوار هے ، ارشاد ربانی هے:"و هو الذی مرج البحرین هذا عذب فرات وهذا ملح أجاج وجعل بینهما برزخاً وحجراً محجوراً."(سورة الفرقان آیة٥٣(

ترجمة:اور وہ ایسا هے جس نے دریاؤں کوملایا جن میں ایک کا پانی شیریں پیاس بجهانے والا، اور ایک کا سور تلخ هے اور انکے درمیان میں (اپنی قدرت سے) ایک حجاب اور ایک مانع قوی رکھ دیا ۔

سائنسی حقیقت:

آٹھویں صدی میں سمندری علوم کے متعلق جو پہلی کتاب منظر عام پر آئی اس میں ابتدائی معلومات تهی پهر بحری علوم جدید سائنس میں اپنا مقام بنانے لگے، جب برطانوی کشتی چیلنجر نے ١٨٧٣ء سے ١٨٧٦ء تک دنیا کاسفر کیا اس کےبعد سمندری انکشافات کیلئے مسلسل سائنسی اسفار هونے لگے اور بیسویں صدی کے اواخر میں دور کی تصویر کشی اور سٹلائٹ کےذریعہ انسان کو سمندر کو سمجھنے کی مزید امیدیں نظر آنے لگی اور بہت سے سمندروں اور دریاؤں کے سنگموں کو تحقیق کرنے کےبعد محققین اس نتیجہ پر پهونچے کہ سنگم کی جگہ کا ما حول سمندر کے مد وجزر خشکی وسیلاب، اور پانی کا آپس میں ملنے کے با وجود اپنی طبیعی اور نمو کی صفات میں یکسر مختلف هوتا هے۔ گویا کہ کوئی دیوار هے ، جو سنگم کے ما حول کو سمندر اور دریا کےماحول سےجدا رکھتی هے۔ اور باوجود مدوجزر اور خشکی وسیلاب کے شدید عوامل کے وہ اس جگہ کی الگ خصوصیات کو محفوظ رکھتی هے اور زندہ کائنات کے اعتبار سے جو اس میں زندگی گزارتے هیں ان تینوں ما حول کو تقسیم کرتے وقت معلوم هوتا هے کہ سنگم کی جگہ زندہ کائنات کے بیشتر حصہ کی بنیاد هے چونکہ یہ کائنات نمایاں خصوصیات والے سنگم کے مقام پر هی زندہ رہ سکتی هے اور ٹهیک اسی طرح یہ مقام ان کائنات جانداروں کیلئے ممنوع هوتا هے جو سمندر اور دریا میں زندگی گزارتے هیں چونکہ یہ جاندار خصوصیات کے مختلف هونے کی وجہ سے اس میں داخل هوتے هی مر جائیں گے ۔

سبب اعجاز:

پانی کا هر مجموعہ بحر کہلاتا هے بہت میٹھے بحر کو نهر کہتے هیں۔ اورخوب ملاحت والے بحر کو سمندر یادریا کہتے هیں۔ اسی طرح سے سنگم کا پانی ان دونوں سے خارج هے کیونکہ اس کے اندر ملاحت اورشیرینی دونوں چیزیں جمع هیں ۔ لہذا اس کو نہ تو شیریں اور نہ توکهارا پانی کہا جا سکتاهے ان اوصاف سے پانی کے مجموعہ کی تین قسمیں هوگئیں، نہر کا پانی، سمندر کا پانی، دونوں کے درمیان سنگم کا پانی، جس کیلئے آیت کریمہ میں

برزخ یا حاجز کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو سمندر کی ملاحت کی صفت کو نہر پر یا نہر کی شیرینی کی صفت کو سمندر پرغالب نہیں آنے دیتا اور سنگم کا ما حول ممتاز ہوتا ہے چونکہ وہ ایک حجاب ہے جس میں زندہ جاندار ہیں اور جن کا نکلنا نہر یا سمندر کےجانوروں کے ساتھ ممنوع ہے اس کا مطلب یہ ہےکہ طبعی صفات اور زندہ جانداروں کے اعتبار سے تینوں ماحول مختلف ہوتے ہیں

سمندری علم کے سفر کےتاریخی ترقی سے پتہ چلتا ہے کہ چار سو سال پہلے سمندروں کے متعلق اتنی دقیق معلومات نہیں تھیں اس کے باوجود قرآن کریم نے پوری باریک بینی کے ساتھ سنگموں کا تذکرہ کیا ہے اور بتایا کہ اس کا ماحول اس کی خاص طبعی خصوصیات کی وجہ سے نہر اور سمندر کے ما حول سے مختلف ہے اور اس بات کا بھی انکشاف کیا کہ باوجود پانی کے آپس میں ملنے اور سمندری جہت میں اس کے متحرک رہنے کے باوجود وہ خصوصیات باقی رہتی ہیں ، قرآن کریم میں بغیر جدید سائنس اور اس کے آلات کے ذریعہ یہ علم کہاں سے آ گیا اگر یہ قرآن اس ذات باری کی طرف سے نہیں ہے جس کا علم ہر چیز پر محیط ہے؟